فضائلِ بیت اللہ

15-June-2023

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

15جون، 2023ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

فضائلِ بیت اللہ

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...کعبہ شریف کی برکت سے شِفَا ملتی ہے

✿...بابِ کعبہ کی چابی کی بَرَکت

✿...کعبہ شریف سے متعلق دلچسپ معلومات

✿...ظالِم شوہر کا ہاتھ شَل (یعنی بے جان) ہو گیا

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامِک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: ہفتہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّت اعتکاف کی نِیّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت سفیان ثوری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے دورانِ طواف ایک شخص کو دیکھا، جو ہر قدم پر درودِ پاک ہی پڑھ رہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: اے بھائی! طَوَاف کے دوران پڑھنے کی اور دُعائیں اور اَذْکار بھی ہیں، ان سب کے بجائے صِرف درودِ پاک ہی کا وِرد کئے جارہے ہو، اس میں کیا راز ہے؟ اس نے جواباً کہا: میں اور میرے والِد دونوں حج کے ارادے سے نکلے تھے، راستے میں میرے والدِ محترم بیمار ہوئے اور اسی بیماری میں اُن کا انتقال ہو گیا، والِد کی وفات کا دُکھ اپنی جگہ، اس کے ساتھ ساتھ بہت پریشانی کی بات میرے لئے یہ تھی کہ میرے والِد صاحِب کا چہرہ بالکل سیاہ ہو گیا، یہ دیکھ کر میں نے اَبُّو جان کا چہرہ ڈھانپ دیا اور دُکھ کی کیفیت میں بیٹھ گیا۔ بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی، میں نے خواب میں دیکھا: ایک بہت حسین و جمیل شخصیت ہیں، ان کا لباس انتہائی صاف شفّاف تھا اور ان سے ایسی خوشبو مہک رہی تھی جو میں نے کبھی نہ سُونگھی تھی۔ وہ ذِی و قار شخصیت میرے والِد کے قریب تشریف لائے، چادر ہٹائی اور اپنا مبارک ہاتھ اُن کے چہرے پر پھیر دیا۔

اللہ! اللہ! بس وہ نورانی ہاتھ چہرے پر لگنے کی دیر تھی، میرے والِدِ محترم کا سیاہ چہرہ نُور سے جگمگانے لگا۔ ایک بے کس پر ایسی کرم نوازی فرمانے کے بعد وہ ذی و قار شخصیت

جب پلٹنے لگے تو میں جلدی سے اُن کے دامن کے ساتھ لپٹ گیا اور ادب سے عرض کیا: آپ نے اس وِیرانے میں مجھ پر اور میرے والِد پر ایسی کرم نوازی فرمائی، آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں صاحِبِ قرآن مُحَمَّد بن عبداللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) ہوں، تیرے اَبُّو بہت گنہگار تھے، البتہ اس کے ساتھ ساتھ مجھ پر کثرت سے درودِ پاک بھی پڑھا کرتے تھے، جب یہ اس بیماری میں مبتلا ہوئے تو مجھ سے فریاد کی اور بے شک جو مجھ پر کثرت سے درودِ پاک پڑھتا ہے میں اس کی فریاد سُنتا ہوں۔ اس نوجوان نے مزید کہا: جب میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا؛ میرے والِد صاحِب کا چہرہ سفید چمکدار ہو چکا تھا۔[1]

گورِ بیکس کو شمع سے کیا کام | ہو چراغِ سَرِ مَزار دُرود
قبر میں خوب کام آتی ہے | بیکسوں کی ہے یارِ غار درود[2]

وضاحت: یعنی بے کس و گنہگار کو قبر میں شمع کی ضرورت نہیں، کاش! قبر میں درودِ پاک کے چراغ روشن ہوجائیں۔ بے شک درودِ پاک قبر کا ساتھی ہے، گنہگاروں کا یارِ غار و یارِ مزار درودِ پاک ہی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیّات اَعْمَال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔[3]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، نیت کیجئے! رضائے الٰہی کے لئے بیان

1... تفسیر روح البیان، پارہ:22، سورۂ احزاب، زیرِ آیت:56، جلد:7، صفحہ:225۔
2... ذوقِ نعت، صفحہ:124-125۔
3... بخاری، کِتَاب: بدءُ الْوَحی، صفحہ:65، حدیث:1۔

سُنوں گا ❁ با اَدَب بیٹھوں گا ❁ خوب توجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَدَب کی برکت سے ایمان نصیب ہو گیا

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دُنیا میں تشریف لانے سے سینکڑوں سال پہلے کی بات ہے: تُبَّع حِمْیَرِی جو اپنے دور کے عظیم بادشاہ تھے، یہ وہی خوش نصیب ہیں کہ جب اِنہوں نے اپنے علما کی زبانی سرورِ انبیا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکرِ خیر سُنا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان بھی لائے اور حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے نام ایک خط بھی لکھا، جو نسل دَرْ نسل حضرت اَیُّوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پاس پہنچا اور آپ نے سرکارِ اعظم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں پیش کیا۔[1] رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے تُبَّع حِمْیَرِی کی تعریف بھی فرمائی اور اِنہیں بُرا کہنے سے منع بھی فرمایا۔[2]

خیر! تُبَّع حِمْیَرِی پُوری دُنیا کے بادشاہ تھے، اِن کے اِیْمان قبول کرنے سے پہلے کی بات ہے، ایک دِن ان کو خیال ہوا کہ زمین کی سَیر کرنی چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ لوگ کس حال میں ہیں، چنانچہ یہ شاہی جاہ و جلال کے ساتھ سَفَر پر روانہ ہوئے، بادشاہ کا لشکر جس شہر میں پہنچتا، اس شہر کے لوگ آگے بڑھ کر استقبال کرتے، احترام بجالاتے، بادشاہ سلامت ہر شہر سے عُلَما کو اپنے ساتھ لیتے اور آگے روانہ ہو جاتے، کرتے کرتے تقریباً ایک لاکھ عُلَما

1 ...تفسیر صراط الجنان، پارہ:25، سورۂ دخان، زیرِ آیت:37، جلد:9، صفحہ:196 بتغیر قلیل۔
2 ...معجم کبیر، جلد:3، صفحہ:539، حدیث:5881۔

بادشاہ سلامت کے ساتھ ہوگئے۔ بادشاہ سلامت سَفَر کرتے کرتے مکہ مکرمہ پہنچے۔ یہاں کا معاملہ دوسرے شہروں سے مختلف تھا، تُبَّع حِمْیَرِی جس شہر میں پہنچتے تھے، لوگ آگے بڑھ کر استقبال کرتے تھے مگر مکہ مکرمہ کے لوگوں نے نہ تو بادشاہ کا اِستقبال کیا، نہ عزّت و احترام بجالائے۔ یہ دیکھ کر بادشاہ کو بہت غصَّہ آیا، اس نے اپنے وزیر کو بُلا کر اپنے غُصّے کا اِظْہار کیا تو وزیر نے بتایا: **بادشاہ سلامت! مکہ مکرمہ میں ایک گھر ہے، جسے یہ لوگ بیتُ اللہ کہتے ہیں، یہ لوگ بس اس گھر کی عزّت کرتے ہیں۔** یہ سُن کر بادشاہ کو اور غُصّہ آیا، بادشاہ نے حکم دیا کہ اس گھر کو گِرا دیا جائے اور یہاں کے لوگوں کو قتل کر دیا جائے۔ (مَعَاذَ اللہ!)

جیسے ہی بادشاہ نے یہ حکم جاری کیا، اسی وقت اس کے سَر میں سخت درد شروع ہو گیا، ساتھ ہی آنکھوں، ناک اور مُنہ سے ایسا بدبودار پانی بہنا شروع ہوا کہ کوئی شخص اس کے پاس ایک سیکنڈ کے لئے بھی ٹھہر نہیں سکتا تھا۔ بادشاہ کی یہ حالت دیکھ کر طبیبوں (**Doctors**) کو عِلاج کا حکم ہوا، حکیم، طبیب باری باری کوششیں کرنے لگے مگر بادشاہ کا مرض سمجھنا اور اس کا عِلاج کرنا تو دُور کی بات، کوئی بھی بادشاہ کے پاس ٹھہر ہی نہیں پا رہا تھا۔ آخر سب طبیبوں نے یہی کہا کہ ہم زمینی بیماریوں کا عِلاج تو کرتے ہیں، آسمانی مرض کا عِلاج ہمارے پاس نہیں۔

بادشاہ بہت تکلیف میں تھا، کوئی عِلاج نہیں بَن پا رہا تھا، اسی حالت میں رات ہو گئی، ایک عالِم صاحب وزِیْر کے پاس آئے اور کہا: میں کچھ سُوال پوچھوں گا، اگر بادشاہ سلامت مجھے دُرُست جواب دیں تو میں اُن کا عِلاج کر سکتا ہوں۔ یہ سُن کر وزیر بہت خوش ہوا، فوراً ان عالِم صاحب کو لے کر بادشاہ کے پاس پہنچا، بادشاہ اور ان عالِم صاحب کو تنہا چھوڑ دیا گیا، ان عالِم صاحب نے پوچھا: اے بادشاہ! کیا آپ نے اس **بَیْتُ اللہ** کو نقصان پہنچانے کا ارادہ

کیا تھا؟ بادشاہ نے کہا: ہاں! ایسا ہی ہے۔ عالِم صاحِب بولے: اسی سبب سے آپ کو یہ بیماری لگی ہے، اس گھر کا مالِک دِلی باتوں کو بھی خُوب جانتا ہے، آپ اِس ارادے سے باز آ جائیے! اس گھر (یعنی کعبہ شریف) اور اس کے خُدَّام کے ساتھ نیکی و بھلائی کا ارادہ کیجئے! اگر آپ ایسا کریں تو آپ کو شفا ہو جائے گی، چنانچہ بادشاہ نے اپنا ارادہ بدل لیا اور کعبہ شریف کی عزّت کرنے، اَہْلِ مکہ کے ساتھ نیکی و بھلائی کا ارادہ کیا، **بس یہ ارادہ کرنے کی دیر تھی، بادشاہ سلامت کو اسی وقت شِفَا نصیب ہو گئی۔**

اس وقت تُبَّع حِمْیَری کعبے کے رَبّ پر اِیمان لایا اور کعبہ شریف پر 7 قیمتی غِلاف چڑھائے، تُبَّع حِمْیَری ہی پہلا شخص ہے جس نے خانہ کعبہ پر غِلاف چڑھایا۔[1]

کعبے کی رونق کعبے کا منظر، اللہُ اَکْبَر! اللہُ اَکْبَر!
دیکھوں تو دیکھے جاؤں برابر، اللہُ اَکْبَر! اللہُ اَکْبَر!
دیکھا صَفَا بھی، مروہ بھی دیکھا، تیرے کرم کا جلوہ بھی دیکھا
دیکھا رواں اِک سروں کا سمندر، اللہُ اَکْبَر! اللہُ اَکْبَر!

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** ہم نے سُنا! کعبہ شریف کی کیسی عظیم برکتیں ہیں، تُبَّع حِمْیَری نے کعبے شریف کی بے ادبی کا صِرف ارادہ ہی کیا تھا کہ خُدائے قَہَّار کا غضب اس پر برس پڑا، پھر جب اس نے کعبہ شریف کی عزّت کا ارادہ کیا تو رَبِّ رحمٰن ورَحیم کا دریائے رحمت جوش میں آیا اور تُبَّع حِمْیَری کو اُسی وقت دردناک مرض سے شِفَا نصیب ہو گئی۔

اس واقعے سے ہمیں 2 باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں:

---

1 ... تاریخِ مدینہ دمشق، جلد: 11، صفحہ: 10-12 ملتقطاً۔

(1): کعبہ شریف کی بے ادبی کی نحوست

پہلی بات یہ کہ کعبہ شریف کی بے ادبی کرنا ہلاکت میں پڑنے کا سبب ہے۔ دیکھئے! تُبَّع حِمْیَرِی نے کعبہ شریف کو ابھی نقصان پہنچایا نہیں تھا، بس ابھی اِرادہ ہی کیا تھا کہ اس پر خُدائے قہار کا غضب برس پڑا۔ اسی طرح اَبرَهَہ نامی بادشاہ کا واقعہ بھی مشہور ہے، یہ بدبخت کعبہ شریف کو نقصان پہنچانے کے لئے ہاتھیوں پر سُوار فوج لے کر آیا تھا لیکن اسے نہیں معلوم تھا کہ اس گھر کا مالِک (یعنی اللہ پاک) بڑی قدرتوں والا ہے، رَبِّ کائنات نے اس کے غرور کو خاک میں مِلایا اور ننھے ننھے پرندوں (یعنی ابابیلوں) کے ذریعے اس کی ہاتھیوں پر سُوار فوج کو تباہ و برباد کر دیا۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝۱ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝۲ وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝۳ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝۴ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝۵ (پارہ:30، سورۂ فیل:1-5)

ترجمۂ کنزُالایمان: کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رَبّ نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا؟ کیا اُس نے ان کے مکر و فریب کو تباہی میں نہ ڈالا اور ان پر فوج در فوج پرندے بھیجے جو انہیں کنکر کے پتھروں سے مارتے تھے تو انہیں جانوروں کے کھائے ہوئے بُھوسے کی طرح کر دیا۔

2 عبرتناک واقعات

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک ہم سب کو بار بار حج و عمرہ کی سَعَادت عطا فرمائے، یاد رکھئے! گُناہ ہر جگہ گُناہ ہی ہے، البتہ حرمِ پاک میں، خصوصاً کعبہ شریف کے رُوبرُو گُناہ کا کام کرنا صِرف گُناہ ہی نہیں، کعبہ شریف کی بے ادبی بھی ہے، اس لئے حرمِ پاک میں جا کر

گُناہوں سے خصوصاً بچنا لازمی ہے۔ (1): زمانۂ جاہلیت کی بات ہے، ایک شخص جس کا نام اِسَاف تھا، اس نے اور نائِلَہ نامی ایک خاتون نے عین کعبہ شریف کے اندر بدکاری کی، آہ! ان بدبختوں کو کعبہ شریف کی حُرمت کا بھی اِحْساس نہ ہوا، اُمُّ الْمُؤْمِنِین سیدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنہا فرماتی ہیں: جب ان دونوں نے کعبہ شریف کی ایسی بے ادبی کی تو ان پر اللہ پاک کا غضب برسا اور یہ دونوں اسی وقت پتھر کے بن گئے۔[1] (2): زمانۂ جاہلیت ہی کا واقعہ ہے: ایک عورت اور ایک مرد طواف کر رہے تھے، انہوں نے گندی نیّت سے اپنا جسم ایک دوسرے کے ساتھ مَس کیا، ان پر اسی وقت قہر برسا اور ان کے جسم اسی جگہ سے آپس میں مِل گئے، اب انہیں لوگوں سے حیا آئی، یہ دونوں ڈر کر وہاں سے بھاگے، راستے میں ایک بوڑھے آدمی سے ان کی مُلاقات ہوئی، اس بوڑھے کو جب ان کی گندی حرکت کا پتا چلا تو اس نے کہا: جہاں سے بھاگے ہو، وہیں واپس جاؤ! سچّے دِل سے توبہ کرو! تمہیں اس عذاب سے نجات مل جائے گی۔ چنانچہ وہ دونوں واپس کعبہ شریف کے پاس آئے، سچّے دِل سے توبہ کی اور پکّا عہد کیا کہ آیندہ کبھی ایسی گندی حرکت نہیں کریں گے، ان کی توبہ قبول ہوئی اور اللہ پاک نے انہیں عذاب سے نجات عطا فرمادی (یعنی دونوں کے جسم جُدا جُدا ہوگئے)۔[2]

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے کعبہ شریف کے قُرب میں گُناہ کرنا کس قدر ہلاکت خیز ہے۔ اس لئے گُناہوں سے تو ہر جگہ ہی بچنا لازمی ہے، البتہ حج کا شرف مِلے، عمرے کی سَعَادت ملے، حرمِ پاک کی حاضِری ہو تو وہاں گُناہوں سے بچنا زیادہ ضروری ہے۔

شرف مجھ کو ہر سال حج کا خُدا دے | مدینہ بھی ہر بار مولیٰ دکھا دے

---

1 ...سیرۃ ابنِ اسحاق، الجزء الاول، صفحہ: 24۔

2 ...اخبارِ مکۃ للازرقی، باب ماجاء فی فتح الکعبۃ، جلد: 1، صفحہ: 178۔

شرف دیدِ کعبہ کا دیدے اِلٰہی!	مجھے سبز گنبد کا جلوہ دکھا دے
عِبادت میں لگ جائے دِل یااِلٰہی!	مرے دِل سے غفلت کا پردہ ہٹا دے
سِیَہ ہے مرا سارا اَعمال نامہ	اِلٰہی! سیاہی تُو اس کی مٹا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): کعبہ شریف کی برکت سے شِفَا ملتی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! تُبَّعْ حِمْیَرِی کے واقعہ سے ہمیں یہ بھی سیکھنے کو مِلا کہ کعبہ شریف بہت ہی بابرکت مقام ہے، اس کے اَدب واِحترام کی برکت سے غضبِ اِلٰہی سے نجات اور بیماریوں سے شِفَا نصیب ہوتی ہے۔ عُلَما فرماتے ہیں: کعبہ شریف کی برکات میں سے ایک برکت یہ بھی ہے کہ پرندے اس کے ادب کے پیشِ نظر اس کے اُوپَر سے نہیں گزرتے، کوئی پرندہ کبھی بھی کعبہ شریف کی چھت یا اس کی دِیواروں پر نہیں بیٹھتا، ہاں! جب کوئی پرندہ بیمار ہو تو کعبہ شریف کی چھت پر بیٹھتا یا اس کے اُوپَر سے گزر جاتا ہے، اس کی برکت سے اُسے شِفَا مل جاتی ہے۔[1]

بابِ کعبہ کی چابی کی برکت

شِفَاءُ الْغِرَام میں ہے: اَہْلِ مکّہ کا سالہا سال تک یہ دَسْتُور رہا ہے کہ کوئی بچہ پیدائشی گونگا ہوتا تو اسے کعبہ شریف میں لاتے اور کعبہ شریف کے دروازے کی چابی اُس کے مُنہ میں رکھتے جس کی برکت سے وہ بچہ بولنے لگتا تھا۔[2]

1 ...تفسیر خزائن العرفان، پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، زیر آیت:97، صفحہ:126 بتغیر قلیل۔

2 ...شفاء الغرام باخبار البلد الحرام، الباب الثالث عشر، جلد:1، صفحہ:353 خلاصۃً۔

وَبا کیسے دُور ہوئی...؟

علّامہ احمد بن علی فاسی رَحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: 433 سنِ ہجری کی بات ہے، کعبہ شریف کے ایک کونے رُکنِ یمانی سے اُنگلی کے برابر پتھر کا ٹکڑا ٹوٹ گیا، لوگوں کی اس طرف تَوَجُّہ نہ ہوئی، لہٰذا اس کی مُرمَّت بھی نہ ہو سکی، پتھر کا اتنا چھوٹا ٹکڑا کعبہ شریف سے جُدا ہونے کی نحوست یہ ہوئی کہ مکہ مکرمہ میں وبا پھیل گئی، آئے دِن لوگ مرنے لگے، جو بھی اس وبا کا شِکار ہوتا 3 دِن کے اندر اندر موت کے گھاٹ اُتر جاتا تھا، بالآخر خُراسان کے رہنے والے کسی نیک بندے کی خواب میں راہنمائی کی گئی، چنانچہ وہ ٹکڑا ڈھونڈ کر واپس دِیوارِ کعبہ کے ساتھ لگایا گیا تو وَبا ختم ہو گئی۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہمیں بھی کعبہ شریف کی عزّت کرنے، ادب و احترام کے ساتھ کعبہ شریف کو دیکھنے، اس سے برکتیں لینے، غِلافِ کعبہ کے ساتھ جھوم کر لپٹنے، بابِ کعبہ کو بوسے دینے، اس سے لپٹ کر خوب دُعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کاش! کعبہ شریف کی برکت سے ہمیں جسمانی بیماریوں اور اس کے ساتھ ساتھ گُنَاہوں کے امراض سے بھی شِفَا نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

تُو مکہ دِکھا دے، مدینہ دکھا دے
مرے دِل میں مکہ مدینہ بسا دے
شرف دیدِ کعبہ کا دیدے اِلٰہی!
مجھے سبز گنبد کا جلوہ دکھا دے
تُو جسمانی بیماریاں دُور فرما
دے روحانی امراض سے بھی شفا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... شفاء الغرام باخبار البلد الحرام، الباب الثالث عشر، جلد: 1، صفحہ: 352 خلاصۃً۔

کعبہ شریف کی تعمیر کتنی بار ہوئی

پیارے اسلامی بھائیو! کعبہ شریف کی تاریخ بہت پُرانی ہے۔ روایات کے مطابق کعبہ شریف کو 10 مرتبہ تعمیر کیا گیا ہے۔ روایات کے مطابق کعبہ شریف کی پہلی تعمیر فرشتوں نے کی، پھر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام نے اسے دوسری مرتبہ تعمیر فرمایا۔

کعبہ شریف کی تعمیر 5 طرح کے پتھروں سے ہوئی

روایت ہے: اللہ پاک کے نبی حضرت آدم علیہ السَّلام جب جنّت سے اس دُنیا میں تشریف لائے تو آپ کو یہاں تنہائی اور وَحْشَت محسوس ہوئی، چنانچہ آپ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں فریاد کی، پَس اللہ پاک نے آپ کو کعبہ شریف تعمیر کرنے کا حکم دیا۔[1]

روایات میں ہے: جب حضرت آدم علیہ السَّلام نے کعبہ شریف کی تعمیر فرمائی، اس وقت فرشتوں نے 5 پہاڑوں کے پتھر لاکر آپ کی خِدمت میں پیش کئے، انہی سے کعبہ شریف کو تعمیر کیا گیا۔ اِن 5 پہاڑوں کے نام یہ ہیں: (1): کوہِ لبنان (2): کوہِ طُور (3): کوہِ زیتا (4): کوہِ جُودی (جس پر حضرت نُوح علیہ السَّلام کی کشتی ٹھہری تھی) (5): اور کوہِ حِرا جو مکہ مکرمہ میں ہے۔[2]

عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: خانہ کعبہ چونکہ نمازوں کے لئے قبلہ ہے اور نماز 5 وقت کی فرض ہے، اسی مناسبت سے کعبہ شریف کی تعمیر 5 پہاڑوں سے ہوئی۔[3]

حج کا شَرَف ہو پھر عطا یارَبِّ مصطفےٰ!
میٹھا مدینہ پھر دکھا یارَبِّ مصطفےٰ!
دیدے طوافِ خانۂ کعبہ کا پھر شَرَف
فرما یہ پورا مُدّعا یا ربِّ مصطفےٰ!

1 ... تفسیرِ کبیر، پارہ: 4، سورۂ آلِ عمران، زیرِ آیت: 96، جلد: 3، صفحہ: 296۔
2 ... سُبُلُ الھُدیٰ، جلد: 1، صفحہ: 147 خلاصۃً۔
3 ... تحفۂ معراج النبی، صفحہ: 366۔

رُخ سوئے کعبہ ہاتھ میں زَم زَم کا جام ہو | پی کر میں پھر کروں دُعا یارَبِّ مصطفےٰ![1]

کعبہ شریف سے متعلق دلچسپ معلومات

پیارے اسلامی بھائیو! کعبہ شریف بَیْتُ اللہ ہے، اس کی کیا ہی نِرالی شان ہے۔ آیئے! کعبہ شریف سے متعلق چند دلچسپ معلومات سُنتے ہیں: ❀ عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: کعبہ شریف کی عِمَارت مربع شکل کی ہے، اسی لئے کعبہ شریف کو کعبہ (یعنی 4 کونوں والا مکان) کہتے ہیں ❀ لفظِ کعبہ کا ایک معنیٰ: **بلند اور اُبھرا ہوا** بھی ہے، پہلے زمانے میں لوگ کعبہ شریف کی عِزّت و حُرمت کے پیشِ نظر اپنے گھر گول بنایا کرتے تھے اور کعبہ شریف سے اُونچے نہیں کرتے تھے، چونکہ یہی مکان مبارک آس پاس کے سب مکانوں سے بلند تھا، اس لئے اسے کعبہ کہا گیا۔[2] ❀ کعبہ شریف پر پہلے غِلاف نہیں ہوتا تھا، سب سے پہلے تُبَّع حِمْیَرِی نے کعبہ شریف پر غِلاف چڑھایا، اس کے بعد کعبہ شریف پر غِلاف چڑھانے کا معمول ہو گیا ❀ کعبہ شریف کے غِلاف کا رنگ شروع سے سیاہ نہیں ہے، مختلف زمانوں میں دوسرے رنگوں کے غِلاف بھی چڑھائے گئے، البتہ اب عرصۂ دراز سے سیاہ رنگ کا ہی غِلاف چڑھایا جاتا ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ نے اس کی بڑی پیاری حکمت بیان کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

سر سبزِ وَصل یہ ہے، سِیَہ پوشِ ہجر وہ | چمکی دو پٹوں سے جو حالت جگر کی ہے[3]

وضاحت: گنبد خضریٰ کا سبز رنگ مِلنے کی علامت ہے اور کعبۂ معظمہ کا سیاہ رنگ جدائی کی

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 129 ملتقطاً۔
2 ...تحفۃ معراج النبی، صفحہ: 400۔
3 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 223۔

علامت ہے۔ یہی رنگ دل کی بات ظاہر کررہا ہے جو نور والے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے مِلا ہوا ہے (یعنی گنبدِ خضراء شریف) وہ خوشی سے سر سبز ہے اور جو دُور ہے (یعنی کعبہ شریف) وہ جدائی کے غم میں سیاہ لباس پہنے ہوئے ہے۔

پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دادا جان حضرت عبدُ المُطّلِب نے کعبہ شریف کو ایک بار سونے سے سجایا تھا[1] اسی طرح ولید بن عبد الملک نے اپنے دورِ حکومت میں 36 ہزار سونے کی اشرفیاں بھیجیں اور اپنے گورنر کو حکم دیا کہ اس رقم سے کعبہ شریف کی دِیواروں پر سونے کا کام کروایا جائے، سونے کا پرنالہ بنایا جائے اور ستونوں پر بھی سونا چڑھایا جائے[2] اسی طرح امین بن ہارون الرشید نے اپنے دورِ حکومت میں کعبہ شریف کے دروازے پر سونے کا پتّر چڑھوایا، اس میں سونے کی کیلیں لگوائیں۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کعبہ شریف کی چند خصوصیات

پیارے اسلامی بھائیو! کعبہ شریف بہت ہی بابرکت مقام ہے، اس کی بہت ساری خصوصیات ہیں؛ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًاؕ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:125)

ترجمۂ کنزُالایمان: اور یاد کرو جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لیے مرجع اور امان بنایا۔

اس آیتِ کریمہ میں کعبہ شریف کی 2 خصوصیات بیان ہوئیں: (1): کعبہ شریف

1 ...السیرة الحلبیة، باب بنیان قریش الکعبة شرفھا اللہ تعالٰی، جلد:1، صفحہ:251۔
2 ...السیرة الحلبیة، باب بنیان قریش الکعبة شرفھا اللہ تعالٰی، جلد:1، صفحہ:251۔
3 ...السیرة الحلبیة، باب بنیان قریش الکعبة شرفھا اللہ تعالٰی، جلد:1، صفحہ:251۔

لوگوں کے لئے مَرْجِعْ (یعنی لوٹنے کا مقام) ہے (2): کعبہ شریف اَمْن کی جگہ ہے۔

(1): کعبہ شریف کی طرف دِل مائِل ہیں

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: ❁ اس مقام پر سارے جہان کے لوگ جمع ہوتے ہیں ❁ جو ایک بار وہاں آتا ہے، وہ بار بار آنا چاہتا ہے، راستے کی مصیبتوں کی پرواہ نہیں کرتا ❁ جو دُنیوی مشاغِل سے فارِغ ہو جاتا ہے اور اپنی آخری عمر میں قدم رکھتا ہے تو اللہ، اللہ کرنے کے لئے کعبہ معظمہ جانے کی کوشش کرتا ہے ❁ وہ انبیائے کرام علیہم السَّلام جن کی قوموں پر عذاب آیا، وہ اپنی قوم کی ہلاکت کے بعد عموماً یہاں تشریف لے آتے اور آخر تک یہیں تشریف فرما رہتے تھے ❁ ہر جگہ سے مسلمان اسی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں ❁ اسی طرح کوئی مسلمان کہیں بھی مرے، قبر میں اس کا مُنہ کعبہ شریف ہی کی طرف کرتے ہیں۔ لہٰذا معلوم ہوا؛ کعبہ شریف مرجِعِ خَلائق (یعنی عظیم زیارت گاہ اور لوگوں کے پلٹنے کا مقام) ہے۔[1]

اُونٹ نے طواف کیا

عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: کعبہ شریف کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جب سے کعبہ شریف بنایا گیا ہے، تب سے آج تک کبھی طواف کرنے والوں سے خالی نہیں ہوا، ہر وقت انسان، جِنّ یا فرشتے اس کا طواف کرتے ہی رہتے ہیں۔[2] یہاں تک کہ حضرت عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ عنہ کے دورِ خِلافت میں جب حَجّاج بِن یوسُف نے

1... تفسیرِ نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:125، جلد:1، صفحہ:708 بتغیر قلیل۔

2... شفاء الغرام باخبار البلد الحرام، الباب الثالث عشر، جلد:1، صفحہ:354۔

کعبہ شریف پر حملہ کیا، اس روز عین حرمِ پاک میں طواف کی جگہ پر پتھر برسائے جا رہے تھے، لوگ اپنی جان بچانے کی فِکْر میں تھے، کوئی بھی انسان طواف کرتا نظر نہیں آ رہا تھا مگر خُدائے قُدُّوس کی شان دیکھئے! اس وقت بھی ایک اُونٹ جُھومتا ہوا کعبہ شریف کے طواف میں مَصْرُوف تھا۔(1)

فرشتے بھی کعبہ شریف کا طواف کرتے ہیں

روایات میں ہے: جہاں ہمارا کعبہ شریف ہے، اس کی بالکل سیدھ میں آسمان پر فرشتوں کا قبلہ ہے، جسے بَیْتُ الْمَعْمُور کہتے ہیں، وہاں فرشتوں کی جماعت ہوتی ہے اور ایک دِن میں 70 ہزار فرشتے وہاں نماز پڑھتے ہیں، جو ایک بار پڑھ لیتے ہیں، دوبارہ کبھی ان کی باری نہیں آتی۔(2) پھر جب شام ہوتی ہے تو یہ 70 ہزار فرشتے زمین پر آ جاتے ہیں اور کعبہ شریف کا طواف کرتے ہیں۔(3)

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ ہے کعبہ شریف کی خصوصیت کہ یہ وہ مُبارک مقام ہے جہاں ہر وقت اللہ پاک کی عِبَادت ہوتی ہی رہتی ہے۔

کعبہ شریف کی بارگاہِ اِلٰہی میں فریاد

منقول ہے: ایک مرتبہ اللہ پاک کے نبی حضرت سلیمان علیہ السَّلام اپنے لشکر کے ساتھ ہوا میں اُڑتے ہوئے کہیں تشریف لے جا رہے تھے، آپ کا کعبہ شریف کے قریب سے گزر ہوا مگر کسی وجہ سے آپ یہاں ٹھہر نہ سکے، آگے تشریف لے گئے، یہ مُعَاملہ دیکھ کر

---

1 ...روض الانف، حدیث بنیان الکعبۃ وحکم رسول اللہ... جلد: 1، صفحہ: 371۔
2 ...حُسْنُ التَّنَبُّہ لِمَا وَرَدَ فِی التَّشَبُّہ، ومنہا: الامامۃ، جلد: 1، صفحہ: 248۔
3 ...حُسْنُ التَّنَبُّہ لِمَا وَرَدَ فِی التَّشَبُّہ، ومنہا: قصد البیت الحرام بالحج... الخ، جلد: 1، صفحہ: 361۔

کعبہ شریف رویا اور بارگاہِ اِلٰہی میں عرض گزار ہوا: اے اللہ پاک! تیرے نبیوں میں سے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کا لشکر یہاں سے گزرا مگر وہ میرے پاس تشریف نہ لائے۔ اس پر اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے کعبہ! نہ رَو...!! میں اپنے بندوں پر تیرا حج فرض کروں گا جو تیری طرف ایسے آئیں گے، جیسے پرندے اپنے گھونسلے کی طرف آتے ہیں، وہ تیری طرف ایسے روتے ہوئے دوڑیں گے، جس طرح اُونٹنی اپنے بچے کے شوق میں دوڑتی ہے۔ (اے کعبہ!) میں تجھ (یعنی تیرے شہر) میں نبیِّ آخِرُ الزّماں (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کو پیدا کروں گا، جو مجھے سب انبیا سے زیادہ پیارا ہے۔(1)

اَللہُ اَکْبَر! کعبہ شریف کی کیسی نِرالی شان ہے کہ اللہ پاک نے لوگوں کے دِل اس کی طرف مائِل کر دیئے ہیں، الحمد للہ! دُنیا کے کونے کونے سے لوگ پیسے خرچ کر کے، سَفَر کی مشکلات اُٹھا کر یہاں آتے اور طوافِ کعبہ کی سَعادت پاتے ہیں اور کتنے بیچارے وہ ہیں جو حاضِر نہیں ہو پاتے مگر کعبہ شریف کو ایک نظر دیکھنے کے لئے تڑپتے رہتے ہیں۔

بڑا حج پہ آنے کو جی چاہتا ہے | بُلاوا اب آئے گا کب یااِلٰہی!
مَیں مکّے میں آؤں مدینے میں آؤں | بنا کوئی ایسا سَبب یااِلٰہی!(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): کعبہ شریف مقامِ اَمَن ہے

پیارے اسلامی بھائیو! کعبہ شریف کی دُوسری اَہَم خصوصیت یہ ہے کہ اللہ پاک نے

1 ...تفسیرِ بغوی، پارہ:19، سورۂ نمل، زیرِ آیت:18، جلد:3، صفحہ:390 ملتقطاً۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:107۔

کعبہ شریف اور اس کے ارد گرد حرمِ پاک کو مقامِ اَمن ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:97)	ترجمہ کَنزُالعرفان: اور جو اس میں داخل ہوا امن والا ہو گیا۔

سُبْحٰنَ اللہ! مَعلُوم ہوا: جو کعبہ شریف (اور اس کے ارد گرد کئی کلومیٹر پر پھیلے ہوئے حرمِ پاک) میں داخِل ہو گیا، وہ امن میں آ گیا۔

مکہ پاک میں آنے والے کو بخش دیا جاتا ہے

عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں: جو بندہ کعبہ شریف (یاحُدودِ حرم) میں داخِل ہو جائے، اُس کے اَمن میں آنے کی مختلف صُورتیں ہیں: ایک صُورت تو یہ ہے کہ جو خوش نصیب نیکی کی نیت سے حج یا عمرہ وغیرہ کرنے کے لئے حرمِ پاک میں پہنچ جاتا ہے، وہ روزِ قیامت عذاب سے امن میں رہے گا۔[1] حدیثِ پاک میں ہے: سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو حرمِ پاک میں آجاتا ہے، اسے نیکیاں ملتی ہیں، اس کی بُرائیاں دُور کر دی جاتی ہیں اور اسے بخش دیا جاتا ہے۔[2]

میں مکّے میں پھر آ گیا یاالٰہی! | کرم کا ترے شکریہ یاالٰہی!
نہ کر رَدّ کوئی التجا یاالٰہی! | ہو مقبول ہر اِک دُعا یاالٰہی!

آگ نے بالکل اَثر نہ کیا

قاضِی عیاض مالکی رَحمۃُ اللہِ علیہ شِفَا شریف میں لکھتے ہیں: ایک مرتبہ سَعدُون خَولانی کے پاس کچھ لوگ آئے اور بتایا کہ فُلاں قبیلے نے ایک شخص کو قتل کیا، پھر اس کی لاش کو آگ

---

1 ...تفسیرِ بغوی، پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، زیرِ آیت:97، جلد:1، صفحہ:386۔
2 ...معجمِ کبیر، جلد:5، صفحہ:332، حدیث:11328۔

لگا دی مگر حیرت کی بات تھی کہ رات گئے تک اس کا جسم آگ میں رہا، اس کے باوُجُود اُس پر آگ نے کوئی اَثَر نہ کیا، یہاں تک کہ اس کا سفید رنگ آگ میں جلنے کے بعد بھی ویسے کا ویسا ہی رہا۔ سَعْدُون خَوْلانی نے یہ بات سُن کر کہا: اُس مرنے والے شخص نے 3 حج کئے ہوں گے؟ لوگوں نے بتایا: ہاں! اس نے 3 حج کئے تھے۔ اس پر سَعْدُون خَوْلانی نے کہا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو بندہ ایک حج کرے، اس نے اپنا فرض ادا کیا، جس نے دوسرا حج کیا، اس نے اللہ پاک کی بارگاہ میں قرض پیش کیا اور جس نے 3 حج کئے اللہ پاک اس کے جسم اور جسم پر اُگنے والے بالوں کو جہنّم پر حرام فرمادیتا ہے۔ (1)

مکہ پاک میں مرنے کی فضیلت

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ ہے کعبہ شریف کی برکت...!! جو خوش نصیب کعبہ شریف میں، حُدودِ حرم میں آجاتا ہے، حج کی سَعَادت پاتا ہے، اللہ پاک اسے عذاب سے نجات عطا فرمادیتا ہے۔ ایک حدیثِ پاک میں ہے، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو حرمَیْن میں سے کسی ایک (یعنی مکہ مکرمہ یا مدینہ مُنَوَّرہ) میں وفات پائے، وہ میری شفاعت پالے گا اور روزِ قیامت اَمن والوں کے ساتھ اُٹھے گا۔ (2)

میدانِ محشر میں لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ کی دُھوم دھام

حضرت وَہب بن مُنَبِّہ رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: تورات شریف (جو آسمانی کتاب ہے، حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر نازِل ہوئی، اس کتاب) میں لکھا ہے: اللہ پاک روزِ قیامت اپنے 7 لاکھ

---

1 ...الشفاء، الجزء الثانی، القسم الثانی، الباب الرابع، فصل فیما یلزم من دخل مسجد النبی...الخ، صفحہ: 80۔
2 ...معجم کبیر، جلد: 3، صفحہ: 568، حدیث: 5980۔

مُقرَّب فرشتوں کو سونے کی زنجیریں(**Golden Chains**)عطا فرمائے گا اور حکم دے گا کہ ان زنجیروں کے ساتھ کعبہ شریف کو میدانِ محشر میں لے آؤ!فرشتے جائیں گے، ان سونے کی زنجیروں کے ساتھ کعبہ شریف کو باندھیں گے، پھر ایک فرشتہ پکار کر کہے گا: اے کعبہ! چل...!!کعبہ شریف کہے گا: میں نہیں چلوں گا جب تک میرا سوال پورا نہ ہو جائے۔ فضائے آسمانی سے ایک فرشتہ پکارے گا: اے کعبہ! سوال کر تیرا سوال پورا کیا جائے گا۔اب کعبہ شریف اللہ پاک کی بارگاہ میں عَرض کرے گا:اے اللہ پاک!میرے پڑوس میں دفن ہونے والے مومنوں کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔آواز آئے گی:میں نے تیری درخواست قبول فرمالی(یعنی تیرے پڑوس میں جو مومن دفن ہیں اُن سب کے حق میں تیری شفاعت قبول کرلی گئی۔)چنانچہ جن مسلمانوں کو مکہ مکرمہ میں دفن ہونے کی سعادت ملی ہو گی، اُن کو جمع کیا جائے گا، اُن کے چہرے سفید چمکدار ہوں گے، وہ سب اِحْرام کی حالت میں کعبہ کے گرد جمع ہو جائیں گے اور ان سب کی زبان پر ایک ہی کلمہ ہو گا:لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ(میں حاضِر ہوں یااللہ!میں حاضِر ہوں)۔

اب فرشتے کعبہ شریف کو کہیں گے:اے کعبہ!اب چل...!!اب تو تیرا سوال پورا ہو چکا۔کعبہ شریف کہے گا:میں نہیں چلوں گا جب تک میری درخواست قبول نہ ہو جائے۔ فضائے آسمانی سے ایک فرشتہ پکار کر کہے گا:اے کعبہ!مانگ تجھے دیا جائے گا۔کعبہ شریف کہے گا:اے اللہ پاک!تیرے گناہ گار بندے جو دُور، دُور سے غُبار آلُود ہو کر میرے پاس آئے، انہوں نے اپنے اہل وعیال، عزیز رشتہ داروں کو چھوڑا اور تیرے حکم پر عَمل کرتے ہوئے، میری زیارت کے شوق میں آئے اور حج کیا، اے رَبِّ کریم!میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ان حاجیوں کے حق میں بھی میری شفاعت قبول فرما، ان کو قیامت کی گھبراہٹ

سے امن عطا فرما اور انہیں میرے گرد جمع فرما دے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے کعبہ! میں نے ان کے حق میں بھی تیری شفاعت قبول کی۔ اب فرشتہ اعلان کرے گا: جس نے کعبہ کی زیارت کی تھی، وہ دیگر لوگوں سے الگ ہو جائے۔ یہ اعلان سُن کر اَہْلِ محشر میں سے وہ تمام لوگ جو کعبہ کی زیارت سے مشرف ہوئے ہوں گے، جنہوں نے حج کی یا عمرے کی سَعادت حاصِل کی ہو گی، وہ سب کے سب الگ ہو کر کعبہ شریف کے گرد جمع ہو جائیں گے، ان کے چہرے سفید ہوں گے اور جہنّم سے بے خوف ہو کر کعبہ شریف کا طَواف کر رہے ہوں گے، ان کی زبانوں پر بھی ایک ہی کلمہ ہو گا: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك (میں حاضِر ہوں اے اللہ! میں حاضِر ہوں)۔ پھر فرشتہ پکارے گا: اے کعبہ! اب تو تیرا سوال پورا ہو گیا اب تو چل...! اب کعبہ شریف بھی تَلْبِیَہ پڑھے گا، (یعنی کعبہ شریف بھی کہے گا: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك میں حاضِر ہوں اے اللہ! میں حاضِر ہوں)، پھر کعبہ شریف کو اس شان سے میدانِ محشر میں لایا جائے گا کہ دُنیا میں کعبے کی زیارت کرنے والے اس کے گرد طواف کر رہے ہوں گے اور ان سب کی زبانوں پر یہ کلمات ہوں گے: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك (میں حاضِر ہوں، یااللہ! میں حاضِر ہوں)۔[1]

حج کا شَرَف ہو پھر عطا یارَبِّ مصطفےٰ!
میٹھا مدینہ پھر دکھا یارَبِّ مصطفےٰ!
دیدے طوافِ خانۂ کعبہ کا پھر شَرَف
فرما یہ پورا مُدّعَا یارَبِّ مصطفےٰ![2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دِلوں میں شفقت رکھ دی جاتی ہے!

پیارے اسلامی بھائیو! حرمِ پاک میں داخِل ہونے والا اَمَن میں آجاتا ہے، اس کی

1 ...الروض الفائق، صفحہ: 48۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 129 ملتقطًا۔

ایک صُورت عُلَمائے کرام نے یہ لکھی ہے جو خوش نصیب حرمِ پاک میں داخِل ہو جاتا ہے، اللہ پاک مخلوق کے دِل میں اس کے لئے شفقت رکھ دیتا ہے[1]، یہاں تک کہ اگر شِکار کرنے والا جانور کسی دوسرے جانور (مثلاً شیر ہِرن پر حملہ کر رہا ہو) اور وہ جانور دوڑ کر حدودِ حرم میں پہنچ جائے تو شِکاری جانور اسے چھوڑ دیتا ہے، اُس پر حملہ نہیں کرتا، اسی طرح جو یہاں آکر پناہ لیتا ہے، اللہ پاک اسے پناہ عطا فرما دیتا ہے۔[2]

ظالِم شوہر کا ہاتھ شَل ہو گیا

حضرت حُوَیْطِب رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: دورِ جاہلیت کی بات ہے، میں کعبہ شریف کے قریب بیٹھا تھا، اتنے میں ایک عورت وہاں آئی، اس کا شَوہر اس پر ظلم کر رہا تھا، عورت نے اپنے شوہر کے خِلاف کعبہ شریف کے وسیلے سے پناہ مانگی مگر شوہَر کو اب بھی حیا نہ آئی، اُس نے جیسے ہی عورت کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس کا ہاتھ شَل (یعنی بے جان) ہو گیا۔[3]

(3): کعبہ شریف کی ایک خصوصیت: طواف

پیارے اسلامی بھائیو! کعبہ شریف کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ دُنیا میں یہ واحِد وہ مقام ہے، جہاں کا طواف کیا جاتا ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۲۹﴾ (پارہ:17، سورۂ حج:29)

ترجمہ کَنْزُالایمان: اور اس آزاد گھر کا طواف کریں۔

---

1 … تفسیرِ کبیر، پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، زیرِ آیت:97، جلد:3، صفحہ:303۔

2 … تفسیرِ بغوی، پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، زیرِ آیت:96، جلد:1، صفحہ:385۔

3 … معجمِ کبیر، جلد:2، صفحہ:297، رقم:2999۔

طواف کی ابتدا کیسے ہوئی...؟

منقول ہے کہ ایک بار حضرت اِمام زَیْنُ العابدین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ طواف فرمارہے تھے کہ ایک شخص نے آپ سے سُوال پوچھا مگر اِمام زَیْنُ الْعابدین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی، حتیٰ کہ آپ نے طواف کے 7 پھیرے مکمل فرمائے، پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ حطیم میں تشریف لائے اور میزابِ رَحمت کے نیچے کھڑے ہوکر 2 رکعت نماز ادا فرمائی، پھر سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: وہ سُوال کرنے والا کہاں ہے؟ اُس شخص کو حاضِر کیا گیا، اِمام زَیْنُ الْعابدین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے فرمایا: کیا پوچھتے تھے؟ عرض کیا: عالی جاہ...!! کعبہ شریف کا طواف کب سے شُروع ہوا؟ طواف کیوں شروع ہوا؟ کیسے کیا جاتا تھا؟ اِمام زَیْنُ الْعابدین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے اُس شخص سے پوچھا: کہاں کے رہنے والے ہو؟ کہا: مُلکِ شام سے ہوں۔ فرمایا: مُلکِ شام میں کس جگہ سے؟ عرض کیا: بیتُ الْمُقَدَّس کے قریب۔ اِمام زَیْنُ الْعابدین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے پھر پوچھا: کیا تم نے تورات و انجیل پڑھی ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! پڑھی ہے۔ اب امام زَیْنُ الْعَابدین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے اس کے سُوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: اے شامی! میرا جواب یاد کرلو! تم مجھ سے رِوایَت نہیں کروگے مگر صِرف حق بات۔ کعبہ شریف کا طواف یُوں شُروع ہوا کہ جب اللہ پاک نے فرشتوں کو بتایا کہ میں زمین میں اپنا خلیفہ (یعنی حضرت آدم علیہ السّلام) کو بنانے والا ہوں، اس وقت فرشتوں نے یُوں ظاہِر کیا کہ ہم خلافت کے زیادہ حق دار ہیں، اس پر اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۳۰ (پارہ: 1، سورۂ بقرہ: 30)	ترجمہ کنزُالعرفان: فرمایا: بیشک میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

اللہ پاک کا یہ اِرشاد سُن کر فرشتوں کو لگا کہ شاید ہماری اِس بات سے اللہ پاک ہم سے ناراض ہے، چنانچہ اب فرشتوں نے عرشِ الٰہی کی پناہ لی، اپنے چہرے اُوپر اُٹھائے، عاجزی کی، روئے اور 7 سال تک عرشِ الٰہی کا طواف کرتے رہے، آخر اللہ پاک نے ان کی طرف نظرِ رحمت فرمائی اور عرش کے نیچے اِن کے لئے 4 ستونوں والا، زَبَرجَد کا ایک گھر بنایا اور فرشتوں سے فرمایا: اس گھر کا طواف کرو، چنانچہ فرشتے اس گھر کا طواف کرنے لگے، اسی کو بَیْتُ الْمَعْمُوْر کہا جاتا ہے۔ پھر اللہ پاک نے کچھ فرشتوں کو زمین پر بھیجا اور حکم دیا کہ زمین پر بھی بَیْتُ الْمَعْمُوْر جیسا اور اسی سائز کا ایک گھر بناؤ۔ پھر جب یہ گھر تعمیر ہو گیا تو اللہ پاک نے زمین کی مخلوق کو حکم فرمایا: جیسے آسمان والے بَیْتُ الْمَعْمُوْر کا طواف کرتے ہیں، تم اس گھر کا طواف کرو...!![1]

ایک رِوَایت کے مطَابِق حضرت آدم علیہ السّلام کی پیدائش سے 2 ہزار سال پہلے، بَیْتُ الْمَعْمُوْر کی بالکل سیدھ میں فرشتوں نے کعبہ شریف کی عِمارت بنائی، یہ پیمائش میں بَیْتُ الْمَعْمُوْر کے برابر تھا، اس وَقْت کعبہ شریف کا طواف تو صِرف زمینی فرشتے کرتے تھے مگر اس کا حج زمین و آسمان کے سارے فرشتے کیا کرتے تھے۔[2]

طواف کے فضائل پر چند احادیث

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا کہ جس نے گِن کر طواف کے 7 پھیرے کئے اور پھر 2 رَکعتیں ادا کیں تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور طواف کرتے ہوئے

---

1 ...اخبار مکہ للازرقی، ذکر بناء الملائکۃ الکعبۃ، جز:1، صفحہ:27-29۔
2 ...تفسیرِ خازن، پارہ:4، آلِ عمران، زیر آیت:96، جلد:1، صفحہ:271۔

آدمی کے ہر قدم کے بدلے اس کے لئے 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے 10 گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور 10 دَرَجات بُلند کر دیئے جاتے ہیں۔[1] ❀مکی مدنی سرکار، دو عالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو بیتُ اللہ کے طواف کے 7 پھیرے کرے اور اُس میں کوئی لَغْو (یعنی بیہودہ) بات نہ کرے تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔[2] ❀حضرت عبد اللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنہما سے رِوایت ہے کہ مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے 50 مرتبہ طواف کیا گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے آج اپنی ماں سے پیدا ہوا۔[3] ❀حدیثِ پاک میں ہے: جس نے برسات میں طواف کے 7 چکر لگائے اُس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[4]

جب ہم بارِش میں طواف کر چکے تو...

حضرت ابو عِقال رَضِیَ اللہُ عَنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے بارِش کے دَوران حضرت اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عَنہ کے ساتھ بیتُ اللہ شریف کا طواف کیا۔ جب ہم طواف مکمل کرنے کے بعد **مَقامِ ابراہیم** پر حاضِر ہوئے اور 2 رَکعتیں ادا کیں تو حضرت اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنہ نے ہم سے فرمایا کہ **نئے سرے سے عمل شُروع کرو کیونکہ تمہاری مغفِرت ہو چکی ہے** پھر فرمایا کہ جب ہم نے حُضُورِ پاک، صاحِبِ لَولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ بارِش کے دَوران طواف کیا تھا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ہم سے اِسی طرح فرمایا تھا۔[5]

---

1 ...مسندِ امام احمد، جلد: 3، صفحہ: 7، حدیث: 4555۔
2 ...معجمِ کبیر، جلد: 9، صفحہ: 82، حدیث: 17233۔
3 ...ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی فضل الطواف، صفحہ: 234، حدیث: 866۔
4 ...قُوتُ القلوب، جلد: 2، صفحہ: 198۔
5 ...ابنِ ماجہ، کتاب المناسک، باب الطواف فی مطر، صفحہ: 508، حدیث: 3118۔

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ ہیں کعبہ شریف کی بلند شانیں...!! ❁کعبہ شریف بابرکت مقام ہے ❁اس کی برکت سے شِفا ملتی ہے ❁کعبہ شریف کی طرف دِل مائل رہتے ہیں ❁کعبہ شریف کی برکت سے امن و امان نصیب ہوتا ہے ❁کعبہ شریف کی برکت سے روزِ قیامت اَمن والوں کے ساتھ اُٹھنا نصیب ہو گا ❁جو کعبہ شریف سے پناہ حاصِل کرتا ہے اسے پناہ دی جاتی ہے ❁کعبہ شریف کا طواف کرنا مُنْفَرِد نیکی ہے ❁طواف کرنے والے کو ہر قدم پر 10 نیکیاں ملتی ہیں، 10 گُناہ مٹائے جاتے ہیں اور 10 درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں۔ کاش! ہمیں بھی کعبہ شریف کی زیارت کرنا، غِلافِ کعبہ سے لپٹنا، حطیمِ پاک میں نماز پڑھنا، حجرِ اَسْود کو چومنا اور کاش! جُھوم جُھوم کر کعبہ شریف کا طواف کرنا نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

حج کے شوقین کا کام بن گیا

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! کعبہ شریف کی حاضِری یعنی حج و عمرہ کے لئے مال و دولت کی نہیں بلکہ دِل کی تڑپ اور ذوق و شوق کی ضرورت ہے۔ جس کے دِل میں تڑپ ہو، اس کے لئے کہیں نہ کہیں سے اَسْباب بن ہی جاتے ہیں۔ امام ابن جوزی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک عاشقِ رسول تھا، اسے حج پہ جانے کا بڑا شوق تھا، 3 سال تک مسلسل وہ حج کے لئے دعائیں کرتا رہا، گڑگڑا کر ربّ کی بارگاہ میں عرض کرتا رہا:

بڑا حج پہ آنے کو جی چاہتا ہے | بُلاوا اب آ ئیگا کب یاالٰہی!
مَیں مکّے میں آؤں مدینے میں آؤں | بنا کوئی ایسا سَبب یا الٰہی![1]

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:107۔

مسلسل 3 سال دعائیں کرتا رہا لیکن اس کے دل کی حسرت پوری نہ ہوئی، چوتھے سال حج کا موسم تھا، دل میں حرمین شریفین پہنچنے اور کعبہ شریف کی زیارت کا شوق پروان چڑھا، اس نے تڑپ تڑپ کر اللہ کریم کی بارگاہ میں دعائیں کیں، اب کی بار اس پر کرم ہو ہی گیا، چنانچہ ایک رات جب یہ سویا تو سوئی ہوئی قسمت جاگ اٹھی، آنکھ لگی تو دل کی آنکھیں کھل گئیں، بگڑی بنانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ایک عاشقِ رسول کے دل کی حسرت کو پورا فرمانے کے لئے خواب میں تشریف لائے۔

اُمّت کے حال سے وہ آگاہ ہر گھڑی ہیں | خوابوں میں آرہے ہیں، بِگڑی بنا رہے ہیں

رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اُس عاشق کو فرمایا: تم اِس سال حج کے لئے چلے جانا۔

رسولِ اکرم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زبان مُقدّس سے حج کی اجازت کی خوشخبری سنتے ہی اُس عاشقِ رسول کی آنکھ کھل گئی۔ بارگاہِ نبوت سے حج کی اجازت مل چکی تھی، اس کا دِل خوشی سے جھوم رہا تھا، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی میٹھی میٹھی پیاری پیاری آواز اس کے کانوں میں رَس گھول رہی تھی، وہ بہت خوش تھا لیکن اچانک یاد آیا کہ حج کی اجازت تو مل گئی مگر میرے پاس تو اتنے اسباب ہی نہیں ہیں کہ حج پر جاسکوں، یہ خیال آنے کی دیر تھی، ساری خوشی غم میں تبدیل ہوگئی۔ دوسری رات ہوئی، پھر رسولِ اکرم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لائے، پھر ارشاد فرمایا: تم اِس سال حج کے لئے چلے جانا۔ وہ عاشقِ رسول اپنی بے سروسامانی کا ذکر نہ کرسکا، تیسری رات پھر کرم ہوا، پھر اللہ کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: تم اس سال حج کے لئے چلے جانا۔ اس بار بھی یہ اپنی پریشانی بیان نہ

کر پایا، آخر چوتھی رات پھر کرم ہوا، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لائے تو اس نے عرض کر ہی دیا کہ یَا رسولَ اللّٰہ! یَا حَبِیْبَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میرے پاس تو زادِ راہ بھی نہیں ہے، میں کیسے حج کے لئے جا سکتا ہوں؟

پاس مال و زَر نہیں اُڑنے کو بھی پَر نہیں | کر دو کوئی انتظام تم پہ کروڑوں سلام

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیوں نہیں؟ تمہارے پاس زادِ راہ ہے، تم اپنے مکان کی فلاں جگہ کھودو، وہاں تمہارے دادا کی زِرَہ موجود ہو گی، اتنا فرما کر نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے گئے۔ صبح کو عاشقِ رسول کی آنکھ کھلی، بہت خوش تھا، نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بتائی ہوئی جگہ سے کھودنا شروع کیا، واقعی وہاں ایک قیمتی زِرَہ موجود تھی، اس نے وہ زرہ فروخت کی اور حج کے لئے روانہ ہو گیا۔ (1)

جسے چاہا دَر پہ بُلا لیا | جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے | یہ بڑے نصیب کی بات ہے

شوقِ حج کیسے بڑھائیں؟

اے عاشقانِ رسول! پتا چلا! حج کے لئے مال و اَسباب کی نہیں، شوق اور تڑپ کی ضرورت ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے دِل میں شوقِ حج بڑھائیں ❁ حج کے فضائل پڑھیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دل میں شوقِ حج پیدا ہو گا ❁ کاش! ہم اپنا یہ معمول بنائیں کہ رات کو کسی وَقت تنہائی میں بیٹھ جائیں کبھی کعبہ شریف کا تَصَوُّر باندھیں ❁ کبھی منیٰ شریف کا تَصَوُّر

---

(1) ... عیون الحکایات، جلد:2، صفحہ:223۔

باندھیں ❁ تَصَوُّر ہی تَصَوُّر میں کبھی میدانِ عرفات میں پہنچیں ❁ کبھی لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ کی صدائیں لگائیں ❁ صَفامَرْوَہ کی سعی کریں۔ پھر اپنی محرومی کو تَصَوُّر میں لاکر اللہ کریم کی بارگاہ میں گڑگڑا کر دُعائیں کریں: یا اللہ! مجھے حج کی سعادت عطا فرما، اِنْ شَآءَاللّٰہُ الْکَرِیْم! حج کا شوق پیدا ہو گا، آنکھوں سے آنسو نکلیں گے، تو اللہ پاک کی رَحْمت سے بڑی اُمّید ہے کہ کرم ہو گا، دِل میں شوقِ حج بھی بڑھے گا اور اللہ پاک نے چاہا تو حج کا بُلاوا بھی نصیب ہو ہی جائے گا ❁ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بہت خوبصورت 3 کتابیں ہیں: **عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن اور رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِیْن** یہ کتابیں پڑھیں، دل میں شوقِ حج بڑھانے کا انتہائی زبردست نسخہ ہیں۔ اپنے والدین اور مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے اور اپنی قبر و آخرت کو بہتر بنانے کے لئے حج و عمرہ پر جانے والوں کو تحفۃً پیش کریں، حج اور عمرہ کرنے والے ان کتابوں کو پڑھیں گے، اچھے انداز میں حج و عمرہ ادا کر پائیں گے تو اِنْ شَآءَاللّٰہُ الْکَرِیْم! ہمیں بھی اس کی برکتیں ملیں گی، کیا خبر کہ اس نیک عمل کے صدقے ہمیں بھی مدینہ مُنَوَّرَہ اور مکہ مکرمہ کا بلاوا مل جائے۔

جان و دِل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے | تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: فجر کے لئے جگانا

پیارے اسلامی بھائیو! مکے مدینے کا عشق پانے، نیک نمازی بننے اور نیکیوں والی زِندگی گزارنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور 12 دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اِنْ شَآءَاللّٰہُ الْکَرِیْم! زِندگی میں

نیکیوں کی بہار آئے گی، اللہ پاک کی رضا والے کام کرنے کے مواقع نصیب ہوں گے۔

حج کی سَعَادت نصیب ہو گئی

پنجاب کے علاقے اِلٰہ آباد (ضلع قصور) کے رہنے والے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: الحمد للہ! میں دَعْوتِ اِسْلَامی کے دینی مَاحول سے وَابَستہ تو تھا لیکن دینی کاموں کے سلسلے میں سُستی کا شِکار تھا، ایک روز ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی نے مجھے سمجھاتے ہوئے دینی کام کرنے اور بطورِ خاص **فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانے والے** دینی کام کی خوب پابندی کرنے کی ترغیب دلائی، الحمد للہ! میرا ذِہن بن گیا اور میں نے اگلے ہی دن اس پر عَمَل شروع کر دیا۔ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا تو کیا شروع کیا، اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کرم ہو گیا، قسمت کا سِتارا یوں چمکا کہ اسی سال مجھے حاضریِ مدینہ کی سَعَادت نصیب ہو گئی، اس پر مزید کرم یہ بھی ہوا کہ میرے بڑے بھائی کو بھی حج کی سَعَادَت نصیب ہو گئی۔

عطائے حبیبِ خُدا مدنی ماحول | ہے فیضانِ غوث و رضا مدنی ماحول
سنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللہ! | تم اپنائے رکھو سدا مدنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حج وعمرہ موبائل ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے بھی عِلْمِ دین عام کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس حوالے سے دَعْوَتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مختلف موبائل ایپلی کیشنز جاری کی جا

چکی ہیں، اِن میں سے ایک ایپلی کیشن ہے: **hajj &umrah** (حج و عمرہ)۔

اس ایپلی کیشن کی مدد سے آپ حج و عمرہ کا مختصر طریقہ اور حج و عمرہ کے ضروری مسائل وغیرہ جان سکتے ہیں، اس کے عِلاوہ اس موبائل ایپلی کیشن میں حج و عمرہ کی دُعائیں، حرمین شریفین کے اَہَم زیارت کے مقامات کی معلومات وغیرہ بھی شامِل ہیں، اس موبائل ایپلی کیشن کا ایک بہت اَہَم فیچر یہ ہے کہ اس میں تھری ڈِی ویڈیوز (**3D Videos**) کے ذریعے حج و عمرہ کا عملی طریقہ بھی سکھایا گیا ہے۔ جن کے پاس اسمارٹ فون (**Smart Phone**) کی سہولت ہے، وہ یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے، اس سے فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ ایک روز تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے 3 مرتبہ فرمایا: میرے نائِب پر اللہ پاک کی رَحمت ہو۔ عَرض کیا گیا: حُضُور! آپ کے نائِب کون ہیں؟ فرمایا: میری سُنّت سے مَحبَّت کرنے اور دوسروں کو سکھانے والے۔ (1)

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صُلح کروانا سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص لوگوں کے درمیان صُلح

1 ... جامع بیانِ علم، باب علم کے فضائل، جلد: 1، صفحہ: 201، حدیث: 220۔

کروائے گا اللہ پاک اس کا معاملہ دُرُست فرما دے گا، اور اسے ہر کلمہ بولنے پر ایک غُلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا اور جب لوٹے گا تو اپنے پچھلے گناہوں سے مَغْفِرَت یافتہ ہو کر لوٹے گا۔ (1)

اے عاشقانِ رسول! مسلمان بھائیوں کی آپس میں **صلح کروانا** سُنّتِ مصطفےٰ ہے، اگر کبھی صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوَان کے درمیان کوئی غلط فہمی ہو جاتی یا کبھی 2 صحابہ کے درمیان شکر رنجی ہوتی تو ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم حکمتِ عملی کے ساتھ اِن دونوں میں صلح کروا دیا کرتے تھے، چنانچہ ایک بار غیر مسلموں کی سازش سے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوَان کے 2 بڑے قبیلوں اَوس اور خزرج کے درمیان تناؤ پیدا ہو گیا، جب سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اس کی خبر ہوئی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور اِن کی آپس میں صلح کروائی، اسی طرح پیارے آقا، سردارِ انبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے صلح کروانے کے کئی واقعات ہیں، جن کا تفصیلی ذِکر سیرت کی کتابوں مثلاً ❁ سیرتِ مصطفےٰ اور ❁ سیرتِ رسولِ عربی وغیرہ سے پڑھا جا سکتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! صلح کروانے کے تعلق سے یہ یاد رہے کہ مسلمانوں کے درمیان وہی صلح کروانا جائِز ہے جو شریعت کے دائرے میں ہو، مَدَنی مصطفےٰ، محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صلح کروانا جائِز ہے مگر وہ صلح (جائِز نہیں) جو حَرام کو حلال کر دے یا حلال کو حرام کر دے۔ (2)

---

1 ...الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب فی اصلاح بین الناس، صفحہ: 893، حدیث: 9۔

2 ...ابو داوٗد، کتاب الاقضیۃ، باب فی الصلح، صفحہ: 570، حدیث: 3594۔

صلح کروانے سے مُتَعَلِّق مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ **صلح کروانے کے فضائل** پڑھ لیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ اَنس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے

1 ...اَفْضَلُ الصَّلَاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔

سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (1)

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (2)

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِىْ عِلْمِ اللهِ صَلَاةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ الله

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (3)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام علیھم الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (4)

---

1 ...اَفضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔
2 ...قَولُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
3 ...اَفضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔
4 ...قَولُ البَدِیع، باب اَوّل، صفحہ: 125۔

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (1)

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (2)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (3)

---

1 ... التر غیب والترہیب، کتابُ الذِّکر والدُّعا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔
2 ... مَجْمَعُ الزَّوائِد، کتابُ الْاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔
3 ... تاریخِ اِبْنِ عَسَاکِر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔